International Research Journal of Religious Studies, Vol.:4, Issue: 02,July,Dec 2024 PP: 103-113

OPEN ACCESS
IRJRS
ISSN (Online): 2959-1384
ISSN (Print): 2959-2569
www.irjrs.com

منشیات کا قانونی تجزیہ(قومی اور بین الاقوامی قوانین)اسلام کے قوانین کے ساتھ

LEGAL ANALYSIS OF DRUGS (NATIONAL AND INTERNATIONAL LAWS) WITH ISLAMIC LAWS

NadiaAlam
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, The University of Lahore.
Email: *tariq.nadia11@gmail.com*

Dr. Aqeel Ahmed
Associate Professor, Department of Islamic Studies, The University of Lahore.
Email: *aqeel.ahmed1@ais.uol.edu.pk*

Abstract

This study provides a comprehensive legal analysis of drug-related laws at both national and international levels, with a comparative examination of Islamic legal perspectives. It explores how different countries legislate against the production, distribution, and consumption of narcotics, focusing on the alignment and divergence between international treaties, such as the United Nations Conventions, and local legislation, particularly in Pakistan. Furthermore, the paper delves into Islamic jurisprudence on intoxicants, emphasizing the principles derived from the Qur'an, Hadith, and the consensus of scholars. The research highlights the effectiveness, challenges, and moral foundations of legal frameworks addressing drug abuse, while offering a critical comparison between secular and religious legal systems. Ultimately, this study aims to contribute towards a more ethical and effective legal approach to drug control by bridging modern law and Islamic principles.

***KeyWords*:** *Drug Laws,Islamic Law,Shariah Narcotics Control, Legal Analysis,Qur'an and Hadith Criminal Law,United Nations Drug Conventions.*

موضوع کا تعارف:

نشہ ایک قسم کی بیماری ہے جو کسی شخص کے پورے جسم، دماغ، رویے اور شخصیت کو متاثر کرتی ہے۔ یہ ایک طویل عرصے سے انسانی برادریوں کے لیے ایک مسئلہ رہا ہے۔ مسئلہ اور بھی خراب ہو گیا ہے کیونکہ اس کا استعمال وسیع ہو گیا ہے اور لوگ اسے دستی طور پر اور صنعتی آلات کے ذریعے فراہم کر سکتے ہیں۔ اپنی تعلیمات کی گہرائی کے حوالے سے، اسلام نے اپنی بنیادی توجہ اس اور دوسری دنیاؤں میں انسان پر مرکوز کی ہے۔ اسلام نے کسی بھی دوسرے مذہب سے زیادہ حکمت کو تسلیم کیا ہے اور اس کی قدر کی ہے اور انسانوں کو نقصان پہنچانے کا اعتراف کبھی نہیں کیا۔ لہذا، اسلام نے اس عمل کو سنجیدگی سے منع کیا ہے اور اسے یقینی طور پر اسلام کی طرف سے ممنوع عمل کے طور پر جانا جاتا ہے۔ اس مضمون میں منشیات کی ممانعت کے قوانین اور بنیادوں کا مطالعہ کیا گیا ہے، جو اسلام کے ممنوع مقدمات میں شامل ہیں۔ تمام تصورات اس دعوے کی توثیق کرتے ہیں جس کا اس مضمون کے مصنفین نے مطالعہ کیا ہے۔ غیر منصفانہ افزودگی، ناپاکی اور بدکاری سے گریز کرنا، کسی بھی برے اعمال اور منشیات سے پرہیز کرنا جو تمام برے اعمال کے رہنما کے طور پر استعمال ہوتا ہے، اور اپنے آپ کو تباہ کرتا ہے۔ مزید برآں، منشیات کی ممانعت کی بنیاد حکام کو اس کے خلاف مہم چلانے میں ان کے مشن میں مدد کر سکتی ہے۔ حکام منشیات کے خلاف جنگ کو ترجیح دے سکیں گے، اور آخر کار اسلام میں منشیات کی ممانعت کی بنیاد پر جائز اجازت اور مذہبی احکامات تک رسائی کے ساتھ ذہنی سکون اور آسانی سے ان کا خاتمہ کر سکیں گے۔

دنیا بھر سے اور زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ اپنی عمر، نسل کے پس منظر یا پہلی جگہ میں منشیات کا استعمال شروع کرنے کی وجہ سے قطع نظر، منشیات کے استعمال میں مسائل کا سامنا کر سکتے ہیں۔ یہ اس شخص کے لیے ایک تکلیف دہ تجربہ ہے جسے مسئلہ ہے اور خاندان اور دوستوں کے لیے جو بیماری کے سامنے بے بس محسوس کر سکتے ہیں

۔

ایک مادہ جو معتدل سے شدید درد کے علاج کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ان تعریفیں سے ہم سمجھ سکتے ہیں کہ "قدیم یونانی سے (سونگھ بنانے کے لیے) منشیات کی اصطلاح اصل میں طبی لحاظ سے کسی بھی نفسیاتی مرکب کا حوالہ دیتی ہے جس میں نمبر یا مفلوج کرنے والی خصوصیات ہوتی ہیں۔"[1]

قانونی طور پر "نارکوٹک" کی اصطلاح کو غیر واضح طور پر بیان کیا جا سکتا ہے اور عام طور پر اس کے منفی معنی ہوتے ہیں۔[2]

طبی برادری میں "اصطلاح کی واضح طور پر وضاحت کی گئی ہے اور عام طور پر ایک ہی منفی معنی نہیں رکھتی ہے"۔[3]

لہذا منشیات کا بنیادی علاج درد سے نجات کے لیے ہوتا ہے اور انہیں اکثر نارکوٹک اینالجیکس کہا جاتا ہے۔ سب سے مشہور منشیات افیون ہیں۔ i.e. افیون میں پائے جانے والے 20 یا اس سے زیادہ الکلائڈز کے افیون میں پائے جانے والے یا اس سے حاصل ہونے والے مرکبات، سب سے اہم مورفین ہے جو افیون کی منشیات کی خصوصیات کے لیے بنیادی طور پر

ذمہ دار ہے۔ پیدا ہونے والی مورفین سے ملتی جلتی کارروائیوں والی دوائیں مصنوعی طور پر اوپیائڈز کے نام سے جانا جاتا ہے، اوپیٹ، اوپیائڈز اور نارکوٹکس کی اصطلاح ایک دوسرے کے متبادل کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔

1961 کا کنونشن افیون، پوست، کوکا جھاڑی، بھنگ کے پودے اور ان کی مصنوعات کی کاشت پر سخت کنٹرول قائم کرتا ہے جسے کنونشن میں "نارکوٹک ڈرگس" کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔[4]

ان کے طبی استعمال کے علاوہ، منشیات / اوپیائڈز تناؤ، اضطراب اور جارحیت کو ان کے طبی مسائل کو کم کر کے لیکن ان کے ذہنی یا نفسیاتی مسائل کو کم کر کے تندرستی کا عمومی احساس پیدا کرتے ہیں۔ فیکٹ شیٹ میں بیان کیا گیا ہے کہ "یہ اثرات علاج کے ماحول میں مددگار ہوتے ہیں لیکن منشیات کے غلط استعمال میں معاون ہوتے ہیں نارکوٹک / اوپیائڈ کا استعمال مختلف قسم کے ناپسندیدہ اثرات کے ساتھ آتا ہے، جن میں غنودگی، توجہ مرکوز کرنے میں ناکامی اور بے حسی شامل ہیں۔[5]

بعض ادویات بار بار استعمال کے ساتھ دماغ کی ساخت اور اندرونی کام کو تبدیل کر سکتی ہیں، وہ ایک شخص کے خود پر قابو کو متاثر کرتی ہیں اور منشیات لینے کی خواہش کے خلاف مزاحمت کرنے کی صلاحیت میں مداخلت کرتی ہیں۔ یہاں تک کہ ایک منشیات لینے کو روکنے کے قابل نہیں.

کسی کو معلوم ہے کہ یہ نقصان دہ ہے نشے کی پہچان ہے، زیادہ تر معاملات میں لوگ زندگی کی بڑی منتقلی سے گزرتے وقت اس کا استعمال کرتے ہیں.

نوعمری کے سال منشیات کے استعمال کو روکنے کے لیے ایک اہم وقت ہوتے ہیں۔ نوعمری میں منشیات کی کوشش کرنے سے آپ کے نشے کے استعمال کی خرابی پیدا ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ پہلے استعمال کی عمر جتنی جلدی ہو گی، بعد میں نشے کا خطرہ اتنا ہی زیادہ ہو گا۔ لیکن نشے کی لت بڑوں کو بھی ہوتی ہے۔ بالغوں کو نشے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے جب انہیں سرجری کے بعد یا درد کے دائمی مسئلے کی وجہ سے نسخے سے درد سے نجات دلانے والی دوائیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ نشے کی تاریخ رکھنے والے لوگوں کو اوپیوڈ کے درد سے نجات دلانے والے ادویات سے خاص طور پر محتاط رہنا چاہیے اور اپنے ڈاکٹروں کو ماضی میں منشیات کے استعمال کے بارے میں بتانا یقینی بنانا چاہیے۔[6]

بہت سی علامتیں اس شخص کی حالت کی نشاندہی کر رہی ہیں جسے منشیات کا مسئلہ ہے۔ وہ ان چیزوں میں دلچسپی کھو سکتے ہیں جن سے وہ لطف اندوز ہوتے تھے یا خود کو الگ تھلگ کرنا شروع کر سکتے ہیں جس کی وہ خلاف ورزی کر سکتے ہیں یا چڑچڑاپن محسوس کر سکتے ہیں۔ بہت سے لوگ غلطی سے یہ سوچتے ہیں کہ جو لوگ منشیات استعمال کرتے ہیں ان میں اخلاقی اصولوں یا قوت ارادی کی کمی ہوتی ہے اور یہ کہ وہ بھی صرف انتخاب کر کے اپنے منشیات کے استعمال کو روک سکتے ہیں۔ حقیقت میں منشیات کی لت ایک پیچیدہ بیماری ہے اور یہ دماغ کو ان طریقوں سے بدل دیتی ہے جو ان لوگوں کے لیے بھی چھوڑنا مشکل بنا دیتے ہیں جو چاہتے ہیں۔

"نشے کی لت ایک دائمی بیماری ہے جس کی خصوصیت منشیات کی تلاش اور استعمال ہے جو نقصان دہ نتائج کے باوجود مجبور یا قابو کرنا مشکل ہے۔ منشیات لینے کا ابتدائی فیصلہ زیادہ تر لوگوں کے لیے رضاکارانہ ہوتا ہے لیکن بار بار منشیات کا استعمال دماغ میں تبدیلیوں کا باعث بن سکتا ہے جو ایک عادی شخص کے خود پر قابو پانے اور مداخلت کو چیلنج کرتا ہے۔ مزاحمت کرنے کی ان کی صلاحیت کے ساتھ منشیات لینے کی خواہش ہوتی ہے۔ یہ دماغی تبدیلیاں مستقل ہو سکتی ہیں جس کی وجہ سے منشیات کی لت کو ایک بار پھر ہونے والی بیماری سمجھا جاتا ہے-منشیات کے استعمال کی خرابی سے صحت یاب ہونے والے لوگوں کو کئی سالوں تک منشیات نہ لینے کے بعد بھی منشیات کے استعمال کی طرف لوٹنے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔"[7]

نشے میں مبتلا افراد کو اکثر ایک یا زیادہ متعلقہ صحت کے مسائل ہوتے ہیں جن میں پھیپھڑوں یا دل کی بیماری، فالج، کینسر یا ذہنی صحت کے حالات شامل ہو سکتے ہیں۔ امیجنگ اسکین، چارٹ ایکس رے اور خون کے ٹیسٹ پورے جسم میں طویل مدتی منشیات کے استعمال کے نقصان دہ اثرات کو ست کر سکتے ہیں۔

منشیات کے استعمال سے انفیکشن ہونے کا خطرہ بھی بڑھ سکتا ہے۔"دل کا انفیکشن اور اس کی اقدار اور جلد کا انفیکشن انجکشن منشیات کے استعمال سے بیکٹیریا کی نمائش کے بعد ہو سکتا ہے۔"[8]

منشیات کا استعمال کچھ ذہنی عوارض کا سبب بھی بنتا ہے جیسے اضطراب، افسردگی یا شیزوفرینیا نشے سے پہلے آ سکتا ہے اور نشے کے بعد کچھ جسمانی اور ذہنی عوارض کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

اسلام میں نشے کی ممانعت

اسلام اپنے لوگوں کی فلاح و بہبود اور صحت کو ترجیح دیتا ہے۔ مسلمانوں کو اپنے جسم کی دیکھ بھال کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ صحت مند جسم عبادت کرنے، روزمرہ کے کام کرنے اور زمین پر اللہ کے خلیفہ کی حیثیت سے ذمہ داری پوری کرنے میں آسانی محسوس کرے گا۔ حلال کھانے کی کوشش اور حرام سے دور رہنا بھی ہماری ذمہ داری ہے اسلام کے مطابق شراب اور "نجیوں" یا حرام پر مشتمل منشیات کا استعمال ممنوع ہے۔

تمام نشہ آور اشیاء افراد اور برادریوں پر اس کے جسمانی اور ذہنی منفی اثرات کی وجہ سے ممنوع ہیں۔ منشیات کا استعمال اخلاقی انحطاط جسم اور عقل کی بدعنوانی کا سبب بنتا ہے، شدید ثقافتی، سماجی اور معاشی نقصان پہنچاتا ہے اور آخر کار معاشروں کو برباد کر دیتا ہے۔نشے کے عادی افراد اپنے رویے کی نگرانی کرنے کے قابل نہیں ہوتے ہیں اس سے ان کا جوش ،حوصلہ اور عقل میں کمی آتی ہے اور اس کے نتیجے میں وہ بغیر کسی غور و فکر کے منشیات حاصل کرنے کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار رہتے ہیں۔ منشیات کا عادی شخص۔ اس کی اسلامی مشق کو پورا نہیں کر سکتا، کیونکہ منشیات اسے ایک غیر ذمہ دار اور مکمل طور پر غیر موثر انسان میں بدل دیتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام ممنوعہ قوانین کی درست اور واضح وضاحت کرتا ہے۔

قرآن منشیات کے استعمال کے حوالے سے خاموش ہے، حالانکہ اس میں نشہ آور اشیاء (خمر) اور خاص طور پر شراب پر بحث کی گئی ہے۔ منشیات اور نشے کے بارے میں کوئی بھی بحث قرآن سے شروع ہونی چاہیے، کیونکہ یہ اسلامی قانون، اخلاقیات اور الہیات کی بنیاد ہے (صفحہ 25) قرآن میں تفریحی وجوہات کی بنا پر شراب ممنوع ہے؛ قرآن شراب کو "شیطان کا کام" قرار دیتا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِنَّمَا ٱلۡخَمۡرُ وَٱلۡمَيۡسِرُ وَٱلۡأَنصَابُ وَٱلۡأَزۡلَٰمُ رِجۡسٞ مِّنۡ عَمَلِ ٱلشَّيۡطَٰنِ فَٱجۡتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُونَ[9]

"اے ایمان والو! نشہ آور اشیاء، جوا، بت، اور فیصلوں کے لیے قرعہ اندازی 1 یہ سب شیطان کے ہاتھوں کے کام کی برائی ہیں۔ اس لیے ان سے دور رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔"

قرآن کے ذریعے الٰہی فرمان کے ذریعے منع کیے جانے سے پہلے، ابتدائی عرب مسلمان شراب میں مشغول تھے اور نشے میں بہت لطف اندوز ہوتے تھے۔ اسے بتدریج تین مراحل میں ممنوع قرار دیا گیا تھا، جس کی حتمی ممانعت پانچویں حجری (ca. 627 عیسوی) مدینہ کے محاصرے کے بعد، اسلام کے قیام کے تقریباً سترہ سال بعد۔ ابتدا میں عرب اپنی پارٹیوں اور اجتماعات میں شراب پیتے تھے۔ کچھ مسلمانوں نے شراب کے کسی شخص کی علمی صلاحیت اور اس کے سماجی نتائج پر پڑنے والے اثرات کو دیکھ کر محمد سے کہا کہ وہ انہیں اس پر کچھ قرآن کی رہنمائی فراہم کریں۔ اللہ نے قرآن میں جواب دیا: وہ تم سے نشہ آور چیزوں اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہتے ہیں: دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لیے کچھ فائدہ ہے: گناہ فائدے سے بڑھ کر ہے۔

يَسۡـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلۡخَمۡرِ وَٱلۡمَيۡسِرِۖ قُلۡ فِيهِمَآ إِثۡمٞ كَبِيرٞ وَمَنَٰفِعُ لِلنَّاسِ وَإِثۡمُهُمَآ أَكۡبَرُ مِن نَّفۡعِهِمَاۗ وَيَسۡـَٔلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلِ ٱلۡعَفۡوَۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمُ ٱلۡأٓيَٰتِ لَعَلَّكُمۡ تَتَفَكَّرُونَ"

اے نبی آپ سے نشہ آور چیزوں اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہہ دو کہ دونوں میں بڑی برائی ہے اور لوگوں کے لیے بھی کچھ فائدے ہیں لیکن برائی فائدے سے بڑھ کر ہے۔ 1. وہ آپ سے یہ بھی پوچھتے ہیں کہ اے نبی انہیں کیا عطیہ کرنا چاہیے۔ کہو، "جو بھی آپ بچا سکتے ہیں۔" اس طرح اللہ تم پر مومنوں کے لیے اپنی آیتیں واضح کر دیتا ہے تاکہ تم غور کرو۔[10]

اس آیت کے نازل ہونے کے بعد، محمد کے کچھ پیروکاروں نے، ذاتی تقوی کی وجہ سے، شراب پینے سے پرہیز کیا، کیونکہ خدا نے ذکر کیا ہے کہ شراب میں ہونے والا نقصان اچھائی سے زیادہ ہے، جبکہ یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ اس نے اس کی ممانعت نہیں کی۔ اس کے باوجود، محمد کے بہت سے ساتھی اب بھی شراب پیتے تھے۔ ممانعت کا دوسرا مرحلہ اس وقت نازل ہوا جب نماز کے رہنما نے بھاری شراب نوشی کے بعد قرآن کی اتنی غلط تلاوت کی کہ یہ عمل توہین مذہب کے مترادف تھا۔ خدا نے انکشاف کیا۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَقۡرَبُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَأَنتُمۡ سُكَٰرَىٰ حَتَّىٰ تَعۡلَمُواْ مَا تَقُولُونَ

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اگر تم نشے میں ہو تو نماز کے قریب اس وقت تک نہ آؤ جب تک کہ تمہیں معلوم نہ ہو جائے کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔"[11]

یہ ممانعت کا دوسرا مرحلہ تھا، جہاں مومن اس وقت تک پینے کے قابل تھے جب تک کہ وہ نماز کے اوقات میں پر سکون رہیں۔ محمد کے ساتھی رات کی نماز کے بعد اپنے پینے کے سیشن منعقد کرتے تھے، جس سے انہیں طلوع آفتاب کی نماز سے پہلے پر سکون ہونے کا کافی وقت ملتا تھا۔ ایسے ہی ایک رات کے اجتماع میں، شراب کے زیر اثر، ایک قبیلے کے ایک شخص نے دوسرے قبیلے کے بارے میں اشتعال انگیز شاعری کی۔ دوسرے قبیلے کے افراد غصے میں آگئے اور جوابی کارروائی کی، جس کے نتیجے میں لڑائی ہوئی، جس کے نتیجے میں ایک شخص کو اونٹ کی کھوپڑی سے سر پر مارا گیا۔ یہ وہ کہاوت تھی جس نے اونٹ کی کمر توڑ دی تھی۔ حتمی انکشاف سامنے آیا، جس نے مسلمانوں کے لیے شراب کو ممنوع بنا دیا۔

بین الاقوامی پالیسیاں اور کوششیں

صدیوں سے منشیات کا استعمال ایک بین الاقوامی مسئلہ رہا ہے "منشیات کے عالمی مسائل کے پیمانے نے 1909 تک تشویش پیدا کی، جب منشیات سے متعلق پہلی بین الاقوامی کانفرنس شنگھائی میں منعقد ہوئی تھی، اس کے بعد سے حال ہی میں اقوام متحدہ کے زیر اہتمام قانون سازی کا ایک وسیع بین الاقوامی پروگرام ہوا ہے۔ 1912 اور 1972 کے درمیان 12 کثیر الجہتی منشیات پر قابو پانے کے معاہدے طے پائے۔ 1961 کے نارکوٹک ڈرگس پر واحد کنونشن، اس کنونشن میں 1972 کے پروٹوکول کے ذریعہ ترمیم کی گئی، اور 1971 کے سائیکوٹروپک مادہ پر کنونشن نے منشیات کے کنٹرول کو نئی مصنوعی سائیکوایکٹیو دوائیوں تک بڑھا دیا۔ ان کنونشنوں کا مقصد منشیات کی معیشت کے سپلائی پہلو کو سختی سے کنٹرول کر کے منشیات کے غلط استعمال کو کم کرنا ہے۔ وہ احاطہ کردہ مادوں کی تیاری، تجویز اور ذخیرہ کرنے کے ساتھ ساتھ ملکی اور بین الاقوامی تجارت کا لائسنس دیتے ہیں۔ تاکہ جائز تجارت اور پیداوار مطلوبہ رقم تک محدود ہو، اور غیر قانونی چینلز میں منتقلی کو روکا جاسکے۔ اگرچہ اس قسم کا کنٹرول بلاشبہ ضروری ہے، لیکن یہ واضح ہو گیا ہے کہ بین الاقوامی سپلائی کو کنٹرول کرنا کافی ردعمل نہیں ہے اور یہ کہ منشیات کے غلط استعمال کی غیر قانونی مانگ کی روک تھام یا کم سے کم کی بھی ضروری ہے۔[12]

منشیات کے غلط استعمال کی اس عالمی وبا کے لیے کچھ عوامل بیان کیے گئے ہیں۔

ایک بین الاقوامی سفر ہے، لوگوں کے رابطوں کے اگرچہ فوائد ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی منشیات کے پھیلاؤ کے مسائل بھی دیکھے جاسکتے ہیں، روایتی سماجی اور ثقافتی رکاوٹوں میں نرمی اور قابل قبول رویے کی بڑھتی ہوئی حد اور ٹیکنالوجی، فارماکولوجی اور زراعت میں ترقی بہت سے عوامل میں سے ہیں جو منشیات کے مسلسل بڑھتے ہوئے غلط استعمال کے مسائل کے ذمہ دار ہیں۔

بین الاقوامی نارکوٹکس کنٹرول بورڈ اور اس کے پیشروؤں کو کاشت کو محدود کرنے کے لیے قائم کیا گیا تھا تاکہ منشیات کی پیداوار، تیاری اور استعمال کو مناسب مقدار تک محدود کیا جاسکے۔

طبی اور سائنسی مقاصد کے لئے ضروری ہے، اور تعمیر - بین الاقوامی منشیات کے کنٹرول ٹریٹیس کی نگرانی کے آلے میں ورلڈ ڈرگ رپورٹ 2022: ورلڈ ڈرگ رپورٹ 2022 کا مقصد نہ صرف صحت، حکمرانی اور سلامتی پر عالمی منشیات کے مسئلے کے اثرات کا مقابلہ کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ بین الاقوامی تعاون کو فروغ دینا ہے، بلکہ اس کی خصوصی بصیرت کے ساتھ، رکن ممالک کو منشیات کی منڈیوں سے لاحق خطرات کا اندازہ لگانے اور ان سے نمٹنے اور ان کے نتائج کو کم کرنے میں مدد کرنا ہے۔

اپنی تخلیق کے بعد سے، ڈبلیو ایچ او نے منشیات کے عالمی مسئلے سے نمٹنے میں اقوام متحدہ کے نظام کے اندر ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ عالمی منشیات کے مسئلے کا مقابلہ کرنے کے لیے ڈبلیو ایچ او کی سرگرمیوں کو درج ذیل اہم جہتوں کے تحت پیش کیا جاسکتا ہے

منشیات کے استعمال کی روک تھام اور خطرات اور خطرات کو کم کرنا-

منشیات کے استعمال کی خرابی کے ساتھ لوگوں کا علاج اور دیکھ بھال-

منشیات کے استعمال سے منسلک نقصانات کی روک تھام اور انتظام-

کنٹرول شدہ ادویات تک رسائی اور نگرانی اور تشخیص۔-

اقوام متحدہ کے پائیدار ترقی کے ہدف 3 کا ہدف 3.5 حکومتوں کی طرف سے منشیات کے استعمال کی روک تھام اور علاج کو مضبوط بنانے کے عزم کا تعین کرتا ہے۔ کئی دیگر اہداف بھی منشیات کی پالیسی سے متعلق صحت کے مسائل کے لئے خاص طور پر مطابقت رکھتے ہیں، خاص طور پر ہدف 3.3، ایڈز کی وبا کو ختم کرنے اور وائرل ہیپاٹائٹس کا مقابلہ کرنے کا حوالہ دیتے ہوئے؛ غیر مواصلاتی بیماریوں کی روک تھام اور علاج اور ذہنی صحت کو فروغ دینے پر ہدف 3.4؛ عالمی صحت کی کوریج کے حصول پر ہدف 3.8؛ اور سستی ضروری ادویات تک رسائی فراہم کرنے کے حوالے سے ہدف 3.b.

اپریل 2016 میں، اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی (یو این جی اے ایس ایس) کے تیسویں خصوصی اجلاس نے 2009 کے سیاسی اعلامیہ اور عالمی منشیات کے مسئلے کا مقابلہ کرنے کے لیے ایک مربوط اور متوازن حکمت عملی کی طرف بین الاقوامی تعاون سے متعلق ایکشن پلان کے نفاذ میں پیشرفت کا جائزہ لیا اور کامیابیوں اور چیلنجوں کا جائزہ لیا۔ قرارداد S-30/1 میں، جنرل اسمبلی نے عالمی منشیات کے مسئلے پر خصوصی اجلاس کے نتائج کی دستاویز کو اپنایا جس کا عنوان تھا "عالمی منشیات کے مسئلے کو مؤثر طریقے سے حل کرنے اور اس کا مقابلہ کرنے کے لیے ہمارا مشترکہ عزم"۔ یو این جی اے ایس ایس نے عالمی منشیات کے مسئلے کی صحت عامہ اور انسانی حقوق کی جہتوں کو اجاگر کرنے اور سپلائی میں کمی اور صحت عامہ کے

اقدامات کے درمیان بہتر توازن حاصل کرنے کے لیے مجموعی طور پر منشیات کی پالیسی کی گفتگو میں تبدیلی کی نشاندہی کی۔ [13]

پاکستان: منشیات کے مسائل اور ان پر قابو پانے کے لیے کوشش

دوسرے ممالک کی طرح پاکستان کو بھی غیر قانونی منشیات کے مسئلے کا سامنا ہے پاکستان کا جغرافیائی محل وقوع افغانستان کے ساتھ ہے جو دنیا میں غیر قانونی افیون پیدا کرنے والا سب سے بڑا ملک ہے۔ ملک کو غیر قانونی افیون کا مقام دیتا ہے۔ منشیات کی اسمگلنگ کے ساتھ ساتھ منشیات کے غلط استعمال کے معاملے میں ملک کو ایک کمزور پوزیشن میں رکھتا ہے۔ غیر قانونی منشیات کی پیداوار، انتساب اور غلط استعمال کے نمونے سماجی اقتصادی اور سیاسی ترقی کے نتیجے میں بدلتے ہیں۔

"پاکستان میں افیون پوست کی کاشت 1990 کی دہائی کے دوران بڑی حد تک کم ہو کر 1999 اور 2000 میں صفر کے قریب رہ گئی۔ افیون پوست کی کاشت کو ختم کرنے کے اقدامات کے لیے حکومت پاکستان کا عزم اور اس کی وجہ سے 1992 میں تقریباً 9441 ہیکٹر سے کم ہو کر 2001 میں تقریباً 213 ہیکٹر رہ گیا۔ 2003 میں 6703 ہیکٹر پر کاشت کی اطلاع ملی تھی جس میں صوبہ بلوچستان میں پہلی بار کاشت بھی شامل تھی۔ خاتمے کی ٹھوس کوششوں کے نتیجے میں مئی 2007 تک کاشت شدہ کل رقبہ گھٹ کر 2306 ہیکٹر رہ گیا۔[14]

اینٹی نارکوٹکس فورس منشیات سے متعلق جرائم کے سالانہ اعداد و شمار جمع اور شائع کرتی ہے۔ پچھلے کچھ سالوں میں اے این ایف کی سزا کی شرح میں بہتری آئی ہے اور 2006 میں 8٪ پر امریکی حکومت اور حکومت پاکستان نے ستمبر 2007 میں پانچ سالہ معاہدے پر دستخط کیے۔ ان سرگرمیوں کا مقصد بہتر حالات زندگی کو فروغ دینا اور افیون پوست کی کاشت بند کرنا ہے۔ اے این ایف، ایف سی، پاکستان کے گاہک، پولیس پاکستان رینجرز۔ ایئرپورٹ سیکیورٹی فورس اور پاکستان کوسٹ گارڈز وہ ایجنسیاں ہیں جو منشیات کو کنٹرول کرنے کی پوری کوشش کر رہی ہیں ان ایجنسیوں کی کچھ پالیسیاں ہیں جو ہیں

وزارت نارکوٹکس کنٹرول پاکستان کی اینٹی نارکوٹکس پالیسی کے نفاذ کی تشکیل اور ہم آہنگی کی ذمہ دار ہے۔ تاہم یہ حکومت اور معاشرے کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ منشیات کے مسئلے کی بنیادی وجوہات کو دور کرنے کے لیے حکومت اور معاشرے دونوں کو سماجی و اقتصادی ماحول اور ان اقدار کو فروغ دینے کی ضرورت ہے جو منشیات کے غلط استعمال کی جگہ کو محدود کرتی ہیں۔

پاکستان میں منشیات کی اسمگلنگ اور منشیات کے استعمال سے وابستہ صحت، سماجی اور معاشی اخراجات کو کم کرنے کے لیے، اس نئی پالیسی میں بین الاقوامی بہترین عمل کے مطابق تیار کردہ سپلائی میں کمی، طلب میں کمی اور بین الاقوامی تعاون کو نشانہ بنانے والے متعدد مقاصد کا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔

حکومت پاکستان (جی او پی) انسداد منشیات پر بین الاقوامی سطح پر تعاون کرنے میں سرگرم ہے اور اقوام متحدہ (یو این) کے منشیات پر قابو پانے کے تمام کنونشنوں کے ساتھ ساتھ منشیات پر قابو پانے سے متعلق سارک کنونشن کا بھی دستخط

کنندہ ہے۔ جی او پی منشیات سے پاک پاکستان کے لیے اقوام متحدہ اور دیگر بین الاقوامی شراکت داروں کے ساتھ مل کر کام کرے گی۔

منشیات کی فراہمی میں کمی پاکستان کی پوست سے پاک حیثیت برقرار رکھنے کے لیے پوست کی کاشت کو ختم کریں۔

منشیات، نفسیاتی مادوں اور پیشگی کیمیکلز کی اسمگلنگ اور پیداوار کو روکیں۔

قانون نافذ کرنے والے اداروں کو مضبوط بنانا اور ان کی سرگرمیوں کو ہموار کرنا۔

منشیات کی مانگ میں کمی

تعلیم اور کمیونٹی کو متحرک کرنے کی مہمات اور منصوبوں کے ذریعے مانگ کی روک تھام کی کوششوں کو بڑھانا۔

مؤثر اور قابل رسائی منشیات کے علاج اور بحالی کے نظام کو فروغ دیں۔

منشیات کی لت کے پھیلاؤ کا تعین کرنے کے لیے منشیات کے غلط استعمال کا سروے کروائیں۔

بین الاقوامی تعاون

منشیات سے نمٹنے کے لیے دوطرفہ، علاقائی اور بین الاقوامی کوششوں کو فروغ دینا اور ان میں فعال طور پر حصہ لینا۔

پوست اگانے والے ممالک میں ماخذ پر مسئلے پر قابو پانے پر زور دیں۔

منزل کے ممالک میں مانگ میں کمی کو بین الاقوامی کوششوں کا ایک اہم حصہ بننے کی ضرورت ہے[15]۔

اسلام کے ساتھ تجزیہ

اسلام نے اس میں اور اس کے بعد کی زندگی دونوں میں انسان کی بھلائی پر اپنی بنیادی توجہ مرکوز کی ہے۔ اسلام نے کسی بھی دوسرے مکتب فکر سے زیادہ حکمت کو تسلیم کیا ہے اور اس کی قدر کی ہے اور اس نے کبھی بھی اس طرح کے قیمتی سونے کو نقصان پہنچانے کا اعتراف نہیں کیا ہے، جس میں منشیات کے مضر اثرات بھی شامل ہیں جو انسانوں کی حکمت اور نفسیات پر اثر انداز ہوتے ہیں، لہٰذا اسلام نے اس عمل کی شدید مخالفت اور ممانعت کی ہے اور اسے یقینی طور پر اسلام کی طرف سے ممنوع عمل کے طور پر جانا جاتا ہے۔

رائج مظاہر کے طور پر، منشیات نے بنی نوع انسان کے لیے بہت سی مشکلات پیدا کر دی ہیں اور خاص طور پر مسلم مذہبی رہنماؤں نے اسلام کے پہلے ظہور کے لیے ان پر توجہ دی ہے اور بہت سے مناسب اور موثر حل پیش کیے ہیں۔

اسلامی اسکالرز اور قانون دانوں نے قرآن، روایت، حکمت اور اتفاق رائے جیسے مذہبی ذرائع کا استعمال کیا ہے جنہوں نے منشیات کی ممانعت کی بنیادیں قائم کی ہیں۔ ان فاؤنڈیشنز کے مطابق، اسلام میں منشیات کو ان نقصانات اور بدعنوانیوں کی وجہ سے ممنوع اور ممنوع قرار دیا گیا ہے جو وہ حکمت، جسم، خاندان، معاشرے، ریاست اور حکومت کے لیے کرتے ہیں۔ قانون مذہبی سزاؤں اور دنیا اور قانونی سزاؤں کا تعین کرتا ہے۔ اسلامی دنیا کے ماہرین قانون جو دانشورانہ اور نظریاتی سرحدوں کے بنیادی محافظ رہے ہیں اور ان کے بارے میں اتفاق رائے ہے اور ان کا خیال ہے کہ منشیات یقینی

طور پر ممنوع ہیں اور کسی بھی مسلمان کو ان کے استعمال کی اجازت اور اجازت نہیں ہے۔ اگر کوئی مسلمان اس کا استعمال کرتا ہے تو وہ بہت بڑا گناہ کرتا ہے اور اسے سزا ملنی چاہیے۔

- کلیدی نکات:
- منشیات کی لت ایک بائیو سائیکو فزیکل ڈس آرڈر بیماری ہے۔-
- لوگ نارکو ٹکس کو طبی وجوہات کے لیے نہیں بلکہ اپنے ذہنی اور نفسیاتی مسائل کو کم کرنے کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔-
- نشے میں مبتلا افراد کو اکثر پھیپھڑوں اور دل کی بیماریوں جیسے کچھ طبی مسائل ہوتے ہیں۔-
- اسلام میں شراب اور "نجیب" پر مشتمل منشیات کا استعمال ممنوع ہے۔-
- بین الاقوامی قوانین اور پالیسیوں کا مقصد پیداوار اور فراہمی کو سختی سے کنٹرول کر کے منشیات کے غلط استعمال کو کم کرنا ہے۔
- پاکستان میں پچھلے کچھ سالوں میں اے این ایف کی سزا کی شرح میں بہتری آئی ہے۔-
- اسلام نے منشیات کی شدید مخالفت اور ممانعت کی ہے اور اسے یقینی طور پر اسلام کی طرف سے ممنوع عمل کے طور پر جانا جاتا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1] *Anstie Francis Edmund (1865) Stimulants and Narcotics Lindsay and Blackstone P.152.*

[2] *Julien Robert M.A Primer of Durg Action 11th edition Claire .D.Advokat Joseph E. Comaty New York Worth Publishers 2008 Page 537.*

[3] *NIH.gov Retrieved Children's Hospital of Philadelphia, Retrieved November 10, 2015*

[4] *Narcotic drugs INCB https://www.incb.org*

[5] *Department of Justice / Drug Enforcement. Administration Drug Fact Sheet Narcotics– 2020. https.//www.dea.gov.*

[6] *Dealing with Drug Problems Preventing and Treating Drug Abuse https://newsinhealth.nih.gov/2017/06/dealing-drug-problems.*

[7] *Understanding Drug use and Addiction Drug Facts https://nida.nin.gov.*

[8] *Kleven RM. Hu Dj, Jiles R, Holmberg SD. Clin infection Dis off Publ infect DIS Soc Am 2012, 55 Suppl 1:53:59 dol: 10, 1093*

[9] *Al-Ma'ida 5:90.*

[10] *Jaffar, Saad, Muhammad Ibrahim, Faizan Hassan Javed, and Sonam Shahbaz. "An Overview Of Talmud Babylonian And Yerushalmi And Their Styles Of Interpretation And Legal Opinion About Oral Tradition." Webology 19, no. 2 (2022).*

[11] *Jaffar, Saad, and Muhammad Waseem Mukhtar. "The Concept of Prohibited Breeding: A*

Comparative Study in the Light of Talmud and Islamic Teachings." Journal of World Religions and Interfaith Harmony 2, no. 2 (2023): 38-62.[12] *Effectiveness of the international drug control Treaties. Supplement to the Report of the international Narcotics control Board for 1994. United Nation New Yor 1995 Page 5*

[13] *https://www.who.int/health-topics/drugs-psychoactive#tab=tab_3*

[14]*Illicit Drug trends in Pakistan united National office on Drugs and Crime https://www.unodc.org (Page:6)*

[15] *Jaffar, Saad, and Nasir Ali Khan. "ENGLISH: Child Marriage: Its Medical, Social, Economic and Psychological Impacts on Society and Aftermath." Rahat-ul-Quloob (2022): 01-09.*